ختم نبوت

اور

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

(مفتی محمد خان قادری)

طالب دعا۔ زوہیب حسن عطاری

ختمِ نبوّت اور امام احمد رضا خاں

از مفتی محمد خاں قادری صاحب شادمان لاہور

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبین و علی آلہ و اصحاب اجمعین

اسلام کے بنیادی عقائد میں عقیدہ یہ بھی ہے ۔ کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں ۔ انکے بعد کسی قسم کا کوئی حقیقی و ظلی نبی نہیں آسکتا ۔ جو شخص اسکے خلاف عقیدہ رکھے ۔ اور یہ کہے اور مانے ۔ کہ آپ کے بعد نیا نبی آسکتا ہے ۔ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجائیگا۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں اسی عقیدہ کا واضح اور دو ٹوک الفاظ میں اعلان فرمایا ہے۔

ماکان محمد اباواحد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین وکان اللہ بکل شی علیما" الاحزاب"

حضور ﷺ نے متعدد ارشادات عالیہ میں اس عقیدہ کی تصریح فرمائی ۔

۱۔ مجھ پر انبیاء کا اختتام کیا گیا ہے۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے ۔

مجھے اللہ تعالیٰ نے دیگر انبیاء پر چھ فضیلتیں عطا فرما رکھیں ہیں۔

۱۔ مجھے جامع کلمات سے نوازا گیا ہے۔

۲۔ مخالفین کے دل میں میرا رعب ڈال دیا گیا ہے۔

۳۔ میرے لئے مال غنیمت کو حلال فرمادیا۔

۴۔ میری خاطر تمام زمین کو پاک اور جائے سجدہ بنادیا ہے۔

۵۔ مجھے تمام مخلوق کا نبی بنایا گیا ہے۔

۶۔ ختم بی النبییون (مجھ پر انبیاء کا اختتام کردیا ہے)

۲۔ میں مکان نبوت کی آخری اینٹ ہوں۔

بخاری و مسلم، ترمذی اور مسند احمد میں حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور دیگر تمام انبیاء کی مثال ایک عمدہ محل کی ہے۔ جسے بنایا گیا مگر اسمیں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی گئی۔ اسے ہر کوئی دیکھنے والا ہی کہتا کاش! یہاں اینٹ رکھ کر اسے مکمل کر دیا گیا ہوتا۔

ترجمہ میں نے آکر وہ جگہ پر کردی۔ عمارت نبوت میری وجہ سے مکمل ہو گئی۔ اور مجھ پر رسولوں کا اختتام کردیا گیا۔

میں عمارت نبوت کی وہی پہلی اینٹ ہوں اور میں تمام انبیاء کا خاتم ہوں۔

۳۔ پہلے رسول آدم (علیہ السلام) اور آخری محمد ہیں (ﷺ)

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ترجمہ۔ پہلے رسول آدم (علیہ السلام) اور آخری محمد (ﷺ) ہیں (نوادرالاصول یںحکیم ترمذی)

۴۔ پوری امت کا فیصلہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لیکر آجتک ہر مسلمان کا یہی عقیدہ ہے۔ ہر دور کے علماء و فقہا، محدثین اور مفسرین نے اس بات پر تصریح کی جو شخص اسکے خلاف عقیدہ رکھے گا وہ کافر، مرتد اور زندیق ہے۔

۵۔ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا فتوی

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے دور میں کسی شخص نے نبوت کا دعوی کیا اسے گرفتار کرلیا گیا وہ کہنے لگا مجھے کچھ مہلت دو تاکہ میں اپنی نبوت پر دلیل پیش کرسکوں تو آپ نے فرمایا۔

ترجمہ۔ جو شخص اس سے نشان مانگے گا وہ کافر ہو جائیگا۔ کیونکہ اس نے حضور ﷺ کے اس ارشاد قطعی کہ [illegible] میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (خیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ النعمان)

اسلام کے خلاف گہری سازش

ساڑھے بارہ سو سال تک مسلمان حکمران رہے۔ کفار نے انکے خلاف ہر طرح کی جنگ لڑی مگر ناکام رہے آخر انہوں نے ایک حربہ و منصوبہ سوچا۔ جس سے امت کی وحدت پارہ پارہ ہوگئی۔ کفار غالب اور مسلمان مغلوب ہوگئے۔

وہ منصوبہ یہ تھا کہ امت مسلمہ کو اپنے نبی کی ذات پر لڑادیا جائے۔ کیونکہ جب تک انکا اسلام کے مرکز یعنی نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تعلق محبت و عشق قائم ہے۔ ان میں بلال سے لیکر غازی علم الدین تک پیدا ہوتے رہے۔ مفکر اسلام علامہ اقبال مرحوم نے یہی بات اپنے ان اشعار میں بیان کردی ہے۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اسکے بدن سے نکال دو
فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز ویمن سے نکال دو

(کلیات اقبال اردو ۶۰۸)

روح محمد نکالنے کے لئے کچھ افراد کو خریدا گیا۔ ان میں سے کچھ افراد عرب کی سرزمین سے اور کچھ برصغیر کے تھے جنھوں نے اسلام اور بانی اسلام کے بارے میں جو منہ میں آیا کہا انکی تحریرات کے چند نمونہ جات ملاحظہ کیجئے۔

۱۔ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کرڈالے (تقویۃ الایمان ص ۶)

۲۔ آپ کا فرمان ہے۔

میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔' (تقویۃ الایمان ص ۳۴)

۳۔ سب انسان آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو' وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے (تقویۃ الایمان ص ۳۳)

۴۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے (تحذیر الناس ص ۲۸)

۵۔ بعد حمد و صلوۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اول معنی خاتم النبین کرنے چاہیں تاکہ فہم جواب میں کچھ وقت نہ ہو سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدیم یا تاخیر ذاتی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبین فرمانا اس صورت میں کیونکہ صحیح ہو سکتا ہے (تحذیر الناس ص ۳)

۷۔ لفظ رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ کے نہیں ہے۔ (فتاوی رشیدیہ جلد دوم ص ۹)

۸۔ الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطیعہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوتی فخر دوعالم کی وسعت علم کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک ثابت کرتا ہے (براہین قاطعہ ص ۵۱)

۹۔ اعلی علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ (براہین قاطعہ ص ۲')

۱۰۔ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ (آپ نے فرمایا)
مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں (براہین قاطعہ ص ۵۱)

۱۱۔ حضرت ﷺ محض مذہبی معاملات اور آخرت کے بارے میں ہی جانتے ہیں باقی معاملات میں دیگر لوگ زیادہ آگاہ ہوسکتے ہیں ۔اسپر آپ کا فرمان شاہد ہے ۔ترجمہ۔ تم اپنی دنیا کے معاملات زیادہ بہتر جانتے ہو۔

۱۲۔ جو شخص بارگاہ نبوی میں حاضری کی نیت سے سفر کرے گا۔ اسکا سفر سفر معیت قرار پائے گا۔ جو بھی مدینہ جائے وہ مسجد نبوی ﷺ کی نیت کرکے جائے۔ (کشف ضلالت ابن تیمیہ ص ۹۳)

۱۳۔ وصال کے بعد حضور ﷺ سے شفاعت کی درخواست نہیں کی جاسکتی جو ایسے کریگا وہ مردود ہے(هذه مناهيعنا للشيخ صالح بن عبدالعزيز ' ۸۳'۸۴'۸۹)

۱۴۔ اثر ابن عباس صحیح ہے۔ جسمیں ہے کہ ہر زمین کا الگ الگ خاتم النبین ہے (مناظرہ احمدیہ ۔۴۷)

اھم نوٹ

یہاں اثر ابن عباس کی حقیقت سے آگاہی ضروری ہے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔"اللہ تعالی نے سات زمینیں پیدا کیں ہر زمین

میں آدم ہے تمہارے آدم کی طرح اور نوح تمہارے نوح کی طرح ابراہیم ہے تمہارے ابراہیم کی طرح عیسی ہے تمہارے عیسی کی طرح موسی ہے تمہارے موسی کی طرح اور حضور اکرم ہیں تمہارے نبی کی طرح"۔

تمام امت مسلمہ نے اس اثر کو یہ کہتے ہوئے رد کردیا کہ یہ قرآن کی نص قطعی خاتم النبین کے خلاف ہے۔

ملاحظہ کیجئے (ا)۔ روح البیان ج ۱۰ پ ۲۸ ص ۴۴، ۴۵

۲۔ روح المعانی پ ۲۸ ص ۱۴۴

۳۔ فیض الباری ج ۳ ص ۳۳۳

مزید تفصیل کے لئے التبشیر بردالحتذیر اور البتشیر پر اعتراضات کا جواب میں ملاحظہ کیجئے (از علامہ احمد سعید کاظمی)

اسکے باوجود ہندوستان میں کچھ لوگوں نے اس اثر کی صحت کو منوانے کی کوشش کی اور اس پر تحریری کام کیا۔

ہمارے مطالعہ کے مطابق اس بحث کا آغاز مولانا محمد احسن نانوتوی نے ۱۲۶۷ میں کیا، جسکا رد اعلی حضرت کے والد گرامی مولانا نقی علی خان اور مولانا عبدالقادر بدایونی نے کیا۔

پروفیسر محمد ایوب قادری نانوتوی کے حالات میں لکھتے ہیں۔

یہاں اس امر کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے۔ کہ اثر ابن عباس کے مسئلے میں علماء بریلی اور بدایوں نے مولانا محمد احسن کی بڑی شدت سے مخالفت کی بریلی میں اس محاذ کی قیادت مولوی نقی علی خان کر رہے تھے۔ اور بدایوں میں مولوی عبدالقادر بن مولانا فضل رسول بدایوی سرخیل جماعت تھے (مولانا محمد احسن نانوتوی ص ۹۴)

مولانا نوناتوی نے اپنا عقیدہ ان الفاظ میں بیان کیا

میرا عقیدہ یہ ہے کہ حدیث مذکورہ صحیح اور معتبر ہے اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں اور ہر طبقہ میں نبی ہے اور حدیث مذکورہ سے ہر طبقہ میں انبیاء کا ہونا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اگرچہ ایک ایک خاتم ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہے۔ (تنبیہ الجہال بالہام

البابسط اعتصام ص ۶ از مفتی حافظ بخش انوری)

مولانا نقی علی خان مرحوم نے اس کے خلاف باقاعدہ تحریک چلائی۔ اپنے دور کے علماء سے رابطہ کیا استفتاء ارسال کیا جسکی وجہ سے علماء بدایوں اور رامپور نے خوب بڑھ چڑھ کر موصوف کا ساتھ دیا۔ حتی کہ دونوں فریقوں کے مسلم بزرگ مولانا ارشاد حسین رامپوری نے مولانا نقی علی خان کی تائید کی اور لکھا اس (اثر) پر عقیدہ رکھنا اہل سنت و جماعت کے خلاف ہے۔ خاتم النبین حضور ﷺ ہیں حدیث شاذ ہے۔ (تنبیہ الجہال ص ۲۶)

تحذیر الناس کیوں لکھی گئی؟

یہاں اس بات کا علم بھی ہونا ضروری ہے کہ مولانا محمد قاسم نانوتوی نے "تحذیر الناس عن انکار ابن عباس" مولانا محمد احسن نانوتوی کی حمایت میں ہی لکھی تھی ہوا یوں کہ مولانا احسن نانوتوی نے اپنی تائید حاصل کرنے کے لئے ایک سوالی اشتہار چھپوا کر دیگر اضلاع کے علماء کرام کو بھیجا۔ اسکے انہیں صرف دو جواب موصول ہوئے ان میں سے ایک جواب انکے رشتہ دار مولانا محمد قاسم نانوتوی کا آیا جنہوں نے باقاعدہ ان کی حمایت کی اور اس اشتہار ی سوال کے جواب پوری کتاب "تحذیر الناس عن انکار ابن عباس" لکھ ڈالی تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے (مولانا نقی علی خان بریلوی ص ۶۳)

مولانا انور شاہ کشمیری بھی کہتے ہیں۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اثر کی شرح میں مولانا نانوتوی نے ایک مستقل رسالہ " تحذیر الناس عن انکار ابن عباس تحریر کیا ہے") (فیض الباری ج ۳ ص ۳۳۳)

نوٹ۔

مولانا انور شاہ کاشمیری نے اس مسئلہ میں نانوتوی سے اختلاف کیا ہے الغرض

عارضی رشتہ داری کی لاج رکھنے کے لئے مستقل کتاب لکھ دی کاش ذہن میں اس دائمی رشتہ کا خیال ہوتا جو دنیا، قبر، حشر، پل صراط، میزان دخول جنت اور بعد از دخول جنت بھی کام آئیگا کاش ذہن میں یہ کیفیت ہوتی

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا

یاد رہے "تحذیر الناس" ہی وہ کتاب ہے ساری دنیا میں مرزائی ہزاروں کی تعداد میں اسے فری تقسیم کرتے ہیں۔

بلکہ بھٹو کے دور میں جب اس فتنہ کا سربراہ قومی اسمبلی کی کمیٹی کے سامنے گیا تو اس نے دیگر دلائل کے ساتھ ساتھ اس کتاب کی عبارات کو بھی پیش کیا جسکا جواب مفتی محمود دیوبندی کے پاس کیا ہونا تھا۔ اعلیٰ حضرت کے خلیفہ مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی کے بیٹے مولانا شاہ احمد نورانی سینہ تان کر کھڑے ہوگئے اور کہا ہم ایسا کہنے والے کو بھی کافر ہی سمجھتے ہیں۔

انہیں نبی کی ضرورت ہے

جب مان لیا جائے کہ کروڑوں محمد پیدا ہوسکتے
آپ محض مذہبی معاملات سے آگاہ ہیں دیگر معاملات میں دوسرے لوگ آپ سے بڑھ سکتے ہیں۔

- آپ کا علم ملک الموت کے بھی برابر نہیں
- آپ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں
- آپ مر کر مٹی میں مل گئے۔
- اب آپ سے کوئی تعلق امت کا نہیں رہا
- خاتم النبین اور رحمتہ للعالمین آپ کے خاصے نہیں

تو اب بتایئے

تو اب بتایئے کیا نئے نبی کی ضرورت پیش آئے گی یا نہیں ؟۔
کیا ذہن میں یہ بات نہیں جائے گی کہ ہمیں اب اپنے سیاسی ' اقتصادی معاشی ' سماجی اور معاشرتی مسائل کے لئے کسی شخص کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے؟اگر آپ کہیں کہ نبی کی شریعت موجود ہے تو ذہن کہے گا اسمیں تو صرف مذہبی معاملات کا حل ہے بقیہ مسائل کا حل وہاں سے نہیں مل سکتا۔

لیکن انکو ضرورت نہیں

لیکن ان لوگوں کو نئے نبی کی ضرورت پیش نہیں آئے گی جو یہ عقیدہ رکھتے ہوں ہمارا نبی آج بھی زندہ ہے انکی تعلیمات زندہ ہیں اسکا فیض آج بھی جاری ہے وہ صرف مذہبی معاملات ہی نہیں بلکہ وہ ہر مسئلہ کا حل جانتا ہے انکے پاس تاقیامت امت کو درپیش مسائل کا حل ہے انکی نگاہ صرف اپنے صحابہ پر ہی نہیں تاقیامت آنے والی امت پر ہے وہ ہر ہر امتی کے مسائل سے آگاہ بھی ہیں اور انکے حل پر بھی

قادر ہیں۔

وہ عالم ماکان ومایکون ہے انہیں اللہ تعالی نے ابتدائے خلق سے لیکر دخول جنت و نار کے تمام معاملات سے آگاہ فرمایا ہوا ہے

جب یہ غلط قسم کے عقائد کے جراثیم امت مسلمہ میں مختلف طریقوں سے چھوڑے گئے۔ اسکے ساتھ ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسا شخص سامنے لایا جائے جو یہ کہے جس کی ضرورت تم محسوس کرتے ہو وہ میں ہوں اسکے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو خریدا گیا اور اسنے (معاذ اللہ) نبی اور رسول ہونے کا اعلان کردیا مختلف اہل علم نے اس فتنہ کے خلاف تحریری و تقریری جہاد کیا۔

اعلیٰ حضرت کی خصوصیت

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری اور انکے خاندان نے بھی خوب اور بھرپور انداز میں اس فتنہ کے قلع قمع کے لئے جدو جد کی یاد رہے۔ انہوں نے نہ صرف فتنہ مرزائیت بلکہ اسکو قوت اور بنیادیں فراہم کرنے والے جتنے گروہ تھے۔ ان تمام کی سرکوبی کی۔

کون نہیں جانتا آپ ہی کی واحد شخصیت تھی جس نے ان گستاخانہ عبارات کی نہ صرف نشاندھی کی بلکہ تمام عمر انکے رو کے لئے وقف کردی۔ (مرزا کا انتخاب)

امت مسلمہ کو بدعقیدگی سے بچانے کے لئے علماء حرمین سے فتوے حاصل کئے صبح و شام ایک کرکے سینکڑوں کتب کا انبار لگا دیا۔

باقی لوگوں کی نظر صرف فتنہ مرزائیت پر تو گئی مگر اسکے ان حواریوں کی طرف نہ گئی جو اسکی تقویت کا سبب بن رہے تھے۔ اللہ تعالی نے فاضل بریلوی کو وہ نور بصیرت عطا فرمایا کہ آپ کی نگاہ ان تمام فتنوں کی طرف گئی اور آپ نے ہر ہر فتنہ کے سد باب کے لئے اپنی توانائیاں صرف کیں۔

آیئے ہم اب صرف آپکے فتنہ مرزائیت کے خلاف کئے جانے والا کام کا تعارف اور

تجزیہ پیش کرتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کے والد گرامی کی خدمات

مسئلہ ختم نبوت میں صرف اعلیٰ حضرت نے ہی کام نہیں کیا بلکہ آپ کا تمام خاندان اسکے لئے وقف تھا اعلیٰ حضرت کے والد گرامی اور آپ کی اولاد کی خدمات بھی قابل ذکر ہیں۔

آپ نے پہلے پڑھا سنا جب کچھ لوگوں کی طرف سے اثر ابن عباس جو مرزائیت کی ایک بنیاد ہے کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تو سب سے پہلے جس شخص نے اس کے خلاف کمر بستہ ہو کر جہاد کیا وہ اعلی حضرت کے والد گرامی مولانا نقی علی خان ہی تھے جنکی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

اعلیٰ حضرت کا تحریری کام

اعلی حضرت نے اس موضوع پر مختلف فتاوی جات کے علاوہ پانچ مستقل درج ذیل کتب خود تحریر کیں

۱۔ جزاءاللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ ۔۱۳۱۷ھ (دشمنان خدا اور اس کا نام فتنہ غلامیہ رکھا ختم نبوت منکرین کو اللہ برباد کرے)

۲۔ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب ۔۱۳۲۰ھ (جھوٹے مسیح پر اللہ کا عذاب و عتاب)

۳۔ قہر الدیان علی مرتد بقادیان ۔۱۳۲۳ھ (قادیانی مرتد پر اللہ کا قہر)

۴۔ المبین ختم النبین ۔۱۳۲۶ھ (ختم نبوت کا واضح بیان)

۵۔ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی ۔۱۳۴۰ھ (قادیانی مرتد پر اللہ کی تلوار)

آپ کے صاحبزادے مولانا حامد رضا بریلوی کا کام

آپ کی رہنمائی میں آپ کے صاحبزادے حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا بریلوی نے ایک مستقل کتاب فتنہ مرزائیت کے خلاف لکھی۔

الصارم الربانی علی اسراف القادیانی ۱۳۱۵ھ (قادیانی کے کفر پر خدائی تلوار)

۱۔ سب سے پہلی کتاب ۱۳۱۷ھ میں جزا اللہ عدوہ تصنیف فرمائی اس تصنیف لطیف کا تعارف خود مصنف قدس سرہ کی زبانی سنئیے۔

اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی شریعت جدیدہ وغیرھا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحتہ خاتم بمعنی آخر بتایا۔ متواتر حدیثوں میں اسکا بیان آیا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین سے ابتک تمام امت مرحومہ نے اس معنی کو ظاہر و متبادر و عموم و استغراق حقیقی نام پر اجماع کیا (کہ حضور ﷺ تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اسی بناء پر سلفاو خلفاء آئمہ مذاہب نے نبی ﷺ کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا کتب احادیث و تفسیر و عقائد و فقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں فقیر غفرلی المولی القدیر نے اپنی کتاب "جزاء اللہ عدوہ باباۂ ختم النبوۃ" ۱۳۱۷ھ (دشمن خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزار) میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر پر ارشادات آئمہ و علمائے قدیم و حدیث و کتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس نصوص ذکر کیے ' وللہ

الحمد۔(فتاوی رضویہ ج ٦ ۔ ص ۵۹)

۲۔ ۱۳۲۰ کو آپ نے دوسری کتاب "السوء والعقاب علی المسیح الکذاب" تصنیف کی یہ مولانا محمد عبدالغنی امرتسری کے استفتاء کا جواب ہے۔

سوال یہ تھا کہ ایک مسلمان نے ایک مسلم عورت سے نکاح کیا عرصہ تک باہمی معاشرت رہی پھر مرد مرزائی ہوگیا تو کیا اس کی منکوحہ اسکی زوجیت سے نکل گئی ہے؟ ساتھ ہی امرتسر کے متعدد علماء کے جوابات منسلک تھے۔

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسکے جواب میں ایک رسالہ "السعوء والعقاب علی المسیح الکذاب" (جھوٹے مسیح پر عذاب و عقاب) قلمبند فرمایا جس میں دس وجہ سے مرزائے قادیانی کا کفر بیان کرکے فتاوی ظہیریہ طریقیہ محمدیہ ' حدیقہ ندیہ برجندی شرح نقایہ اور فتاوی ہندیہ (عالمگیری) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

[illegible] دین اسلام سے خارج ہیں اور انکے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں پھر سو[illegible]ب ان الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں۔

شوہر کے [illegible] ہی عورت نکاح سے فورا نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام وہ توبہ بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے ' زنائے محض ہو اور جو اولاد ہو یقیناً ولدالزنا ہو ' یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائرو سائر ہیں۔

۳۔ پھر ۱۳۲۳ میں قہر الدیان علی مرتد بقادیان تحریر فرمایا یہ رسالہ بھی امام احمد رضا بریلوی کے رشحات قلم سے ہے اس میں ختم نبوت کے منکر کلمۃ اللہ حضرت عیسی علیہ السلام کے دشمن جھوٹے مسیح ' مرزائے قادیانی کے شیطانی کا رد کرکے عظمت اسلام کو اجاگر کیا ہے۔

۴۔ المبین ختم النبین ۔ مولانا ابوالطاہر نبی بخش کے استفتاء کے جواب ۱۳۲۶ کو تحریر فرمائی جس میں دریافت کیا گیا تھا۔

بعض لوگ "خاتم النبین" میں الف لام عہد خارجی قرار دیتے ہیں (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم

بعض انبیاء کے خاتم ہیں) اور بعض اسے استغراقی قرار دیتے ہیں (اب مطلب یہ ہوگا کہ آپ تمام انبیاء کے خاتم ہیں) ان میں سے کس کا قول صحیح ہے ؟

امام احمد رضا بریلوی نے اسکے جواب میں ایک مختصر رسالہ تحریر فرمادیا فرماتے ہیں جو شخص لفظ خاتم النبین میں النبین کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اسکی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جسکے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اسمیں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص (فتاوی رضویہ ج ٦ ص ٥٨)

پھر خاتم النبین میں تاویل کی راہ کھولنے والوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں آج کل قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبین سے ختم شریعت جدیدہ مراد ہے اگر حضور کے بعد کوئی نبی اس شریعت مطہرہ کا مروج اور تابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے (فتاوی رضویہ ج ٦ ص ٥٨)

یاد رہے کہ تقریبا بائیس صفحات اس بحث پر لکھے کہ الف لام استغراقی ہے

٥۔ آخری تصنیف ١٣٤٠ کو تحریر کی اسی سال آپ کا وصال ہے پیلی بھیت سے شاہ میر خان قادری مرحوم نے ١٣٤٠ کو ایک استفتا بھیجا سائل نے ایک آیت اور ایک حدیث پیش کی تھی جس سے قادیانی حضرت عیسی علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں اور پوچھا تھا کہ اس استدلال کا جواب کیا ہے؟۔

امام احمد رضا بریلوی نے پہلے اعتراض کا جواب دینے سے پہلے سات فائدے بیان کیے جن میں واضح کیا کہ مرزائی حیات عیسی علیہ السلام کا مسئلہ کیوں اٹھاتے ہیں دراصل مرزا کے ظاہر و باہر کفریات پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک ایسے مسئلے میں الجھتے ہیں جس میں اختلاف آسان ہے پھر بھی یہ مسلمہ انکے لئے مفید نہیں پھر سات وجہ سے بتایا کہ یہ آیت قادیانیوں کی دلیل نہیں بن سکتی اور حدیث کو دلیل بنانے کے دو جواب دیئے۔

٦۔ آپ کے صاحبزادے حضرت حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی نے

۱۳۱۵ھ میں ایک سوال کے جواب میں ایک کتاب " الصارم الربانی" تصنیف فرمائی جس میں مسئلہ حیات عیسٰی علیہ السلام کو تفصیل سے بیان کیا اور مرزا کی مثیل مسیح ہونے کا زبردست رد کیا۔

امام احمد رضا خان بریلوی اس کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں۔

اس ادعائے کاذب (مرزا کے مثل مسیح ہونے) کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جسکا ایک مبسوط جواب والد عزفاضل نوجوان مولوی حامد رضا خان محمد حفظ اللہ نے لکھا اور بنام تاریخی " الصارم الربانی علی اسراف القادیانی " مسمی کیا یہ رسالہ حامی سنن ' حامی فتن ' ندوہ شکن ' ندوی انگن قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی ' حسین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد (پٹنہ) سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا۔

سامعین آپ نے ملا حظہ کیا اعلیٰ حضرت کی کم اُز کم تین پشتوں نے مرزائیت اور انکے ہم نوا لوگوں کے خلاف بلا خوف لومۃ لائم کام کیا تحریک چلائی حرمین سے فتوے حاصل کئے کتب تحریر کیں تاکہ یہ فتنہ دب جائے اب ان لوگوں سے انجام کے بارے میں بھی سوچئیے جنھوں نے عالم عرب کو اعلیٰ حضرت کے خلاف بھڑکانے کے لئے انہیں نعوذ باللہ مرزائی قرار دیا اس کے رد کے لئے البریلویہ کا تنقیدی جائزہ از علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کا مطالعہ ضروری ہے۔

یہاں اس بات کا تذکرہ بھی ضروری ہے اس موضوع پر حضرت علامہ احمد سعید کاظمی قدس سرہ کی کتاب التبشیر بردالتحزیر نہایت ہی قابل قدر کتاب ہے۔

واضح رہے اس فتنہ کے خلاف آپ کے تلامذہ ' خلفاء اور آپ کے ہم مسلک و ہم مشن لوگوں کی خدمات تاریخ کا ایک سنہری باب ہیں چند اسماء گرامی ملاحظہ ہوں ۔

۱۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی
۲۔ حضرت پیر جماعت علی شاہ علی پوری
۳۔ علامہ ابوالحسنات قادری
۴۔ علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری
۵۔ حضرت علامہ احمد سعید کاظمی
۶۔ علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی
۷۔ مولانا شاہ احمد نورانی
۸۔ مولانا عبدالستار خان نیازی
۹۔ مولانا محمد الیاس برنی